نامُختتم

یہ ناٹک ہے
مرا کردار اس ناٹک میں
رنگوں کی کسی ایسی ملاوٹ سے بنا ہے
جس میں دن اور رات کی
تفریق مشکل ہے
نہ کچھ واضح
نہ کچھ پوری طرح سے چھپ سکا ہے

پہلا منظر
دوسرا
پھر تیسرا
اکتا رہے ہیں دیکھنے والے بھی سب
لیکن اداکاری مری
اتنی مسلّم ہے
کہ اصل و نقل کا
کوئی گماں باقی نہیں اب تو

یہ ناٹک
میں نے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے

جب میں دیکھنے والوں میں بیٹھی
دیکھ کراکتا رہی تھی

چوتھا منظر
پانچواں
اور پھر چھٹا
یہ کھیل جاری ہے
سواری میں بنی کھڑکی کے باہر
کھیتوں کھلیانوں سے ہوتا راستہ
اونچے پہاڑوں میں
جہاں پر سانس روکے چل رہا ہے
عین اُس منظر کے اندر
موت کی وادی بھی ہے
میری ادکاری کی کتنی دھوم ہے!

اور اب سواری
شہر کے منظر میں داخل ہونے والی ہے
کمالِ فن کی منزِل دوقدم کے فاصلے پر ہے!
کہانی گھومتی ہے
سامنے خاکہ ابھرتا ہے
فصیلِ شہر کا
سارے تماشائی

دلوں پر ہاتھ رکھے
دم بخود مبہوت بیٹھے سوچتے ہیں
شہر کے در بند ہونگے
یا کھلے ہونگے ___ ؟
ہدایت کار نے شاید بہ پیشِ مصلحت
منظر کی تفصیلات کو
محجوب رکھا ہے
میں اپنی ایڑیوں پر ایستادہ
رنج سے مغلوب ہونے کے لئے
یا سرخوشی میں رقص کرنے کے لئے
تیار ہوں!